إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت فی پرچہ دو پیسے

جلد ۲۳ | مورخہ ۳۰ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۱ جون ۱۹۳۶ء | نمبر ۲۹۶

اپنے قبرستان میں احمدی بچے کی لاش دفن کرنے والوں کی گرفتاریاں

پولیس کا حیرت انگیز کارنامہ

احرار ایک عرصہ سے جماعت احمدیہ کے مرکز میں فتنہ و فساد پھیلانے۔ احمدیوں کو مظالم کا نشانہ بنانے اور ان کی عزت و آبرو۔ اور جان و مال کو نقصان پہونچانے کے لئے جو حرکات کرتے چلے آرہے ہیں۔ ان کی بہت بڑی ذمہ داری پولیس۔ اور ان دوسرے سرکاری حکام پر عائد ہوتی ہے۔ جو عدل و انصاف کو قائم رکھنے کے ذمہ وار ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ کے متعلق وہ اس ذمہ داری کو بالائے طاق رکھ چکے ہیں۔ اور نہ صرف احرار کے صریح طور پر خلاف امن اور خلاف قانون افعال کو نظر انداز کرتے جا رہے ہیں۔ بلکہ ان کی فتنہ انگیزیوں اور شرارتوں میں ان کے ممد و مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔

اگرچہ گزشتہ دو اڑھائی سال کا ایک ایک واقعہ جس کے موجب احرار بنے۔ جماعت احمدیہ کی مظلومیت کی منہ بولتی تصویر ہے۔ اور حکام کی فرض ناشناسی اور دیدہ و دانستہ لاپرواہی کا کھلا ہوا ثبوت لیکن کچھ عرصہ کی منصوبہ سازیوں۔ اور تیاریوں کے بعد احرار نے جو تازہ شرارت قبرستان کے متعلق شروع کی ہے۔ اور اس موقعہ پر پولیس نے جو رویہ اختیار کیا ہے وہ انسانیت۔ اور عدل و انصاف کے رو سے نہایت ہی حیرت انگیز ہے۔

صورت حالات مختصراً یہ ہے۔ کہ قادیان میں ایک قبرستان ہے جو نہ صرف خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ملکیت ہے۔ بلکہ آپ کے خاندان کے بہت سے افراد اسی میں مدفون ہیں۔ نیز حضور کی ایک صاحبزادی بھی وہاں دفن ہیں۔ اور آپ کی جماعت کے بہت سے چھوٹے بڑے افراد اس وقت تک وہاں دفن ہوتے رہے ہیں۔ لیکن اب ان لوگوں کی طرف سے جن کی سوائے اس کے کوئی حیثیت نہیں۔ کہ وہ قادیان میں احرار کا آلۂ کار بنے ہوئے ہیں۔ مزاحمت کی جا رہی ہے۔ کہ کسی احمدی کی لاش اس قبرستان میں دفن نہ کی جائے۔ چنانچہ گزشتہ چند ایام میں جب پے بہ پے تین روز احمدی بچوں کی وفات ہوتی رہی۔ تو ان کی قبریں کھودنے اور لاشیں دفن کرنے سے روکنے کے لئے یہ لوگ مجمع کر کے قبرستان میں جاتے رہے۔ اور زور شور کے ساتھ مزاحم ہوتے رہے۔ اگرچہ پولیس ساز و سامان سے لیس ہو کر موقعہ پر موجود رہتی لیکن اس نے کسی موقعہ پر بھی نہ صرف ان لوگوں کو جو خواہ مخواہ فساد کرنے کے درپے تھے۔ فتنہ و شرارت سے باز نہیں رکھا۔ بلکہ ان کو بُلا بُلا کر اور دھکیل دھکیل کر احمدیوں کے مجمع میں پہونچاتی رہی۔ خود احمدیوں کو قبر کھودنے سے روکتی رہی۔ اور لاش کے دفن کرنے میں روکاوٹ پیدا کرتی رہی۔ کیوں؟ صرف اس لئے کہ قادیان کے چند احراری اس خطۂ زمین میں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان نے قبرستان کے طور پر مقرر دفن کرنے کے لئے چھوڑی ہوئی ہے۔ کسی احمدی کا دفن ہونا پسند نہیں کرتے۔

یہ کتنا بڑا اندھیر ہے۔ اور کس قدر اشتعال انگیز اور معاندانہ حرکت۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے مملوکہ قبرستان میں آپ کے کسی خادم کی لاش کو دفن ہونے سے وہ لوگ روکیں جن کی زندگی اور موت اس خاندان کی رہین منت ہے۔ اور وہ اپنے آپ کو قبرستان کا واحد مالک قرار دے لیں۔ اور پولیس ان کی حامی اور مددگار بن جائے انہی ایام میں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ ان لوگوں میں سے ایک کا لڑکا مرجاتا ہے۔ تو وہ بغیر کسی قسم کی روکاوٹ کے اسی قبرستان میں دفن کر سکتے ہیں۔ اور کوئی احمدی مزاحمت کرنے کا خیال بھی دل میں نہیں لاتا۔ لیکن احمدی بچے کی لاش کو دفن کرنے کے لئے جب لے جایا جاتا ہے۔ تو پولیس بھی مزاحمت کے لئے آموجود ہوتی ہے۔ اور چند افراد کو بھی لے آتی۔ اور پھر انہیں دھکیل دھکیل کر آگے کرتی ہے۔ کہ احمدیوں کے گلے پڑو۔ تاکہ اسے گرفتار کرنے کا موقعہ ملے۔

کسی لاش کو دفن ہونے سے روکنا پھر ایسے قبرستان سے روکنا جس پر لاش والوں کا روکنے والوں کی نسبت حق فائق ہو۔ اتنا بڑا ظلم ہے جس کی حد نہیں۔ اور ایسا اشتعال انگیز فعل ہے۔ کہ جس کا برداشت کرنا محال ہے۔ لیکن جہاں یہ اندھیر مچا ہوا تھا کہ چند احراری اور چند پولیس والے بار بار احمدیوں کے بچوں کی لاشوں کو دفن ہونے سے روک کر ان کی بے حرمتی کر رہے تھے۔

اور طرح طرح سے اشتعال دلا رہے تھے۔ وہاں سینکڑوں احمدی صبر اور برداشت کا بے مثال نمونہ بھی پیش کر رہے تھے۔ انہوں نے زیادہ سے زیادہ جو کچھ کیا۔ وہ یہ تھا۔ کہ جب کوئی احراری قبر کھودنے والوں پر حملہ آور ہوکر قبر کھودنے سے روکنا چاہتا۔ تو اسے پرے ہٹا دیتے۔ اس کشمکش میں کسی کو معمولی چوٹ آجانا کوئی غیر معمولی بات نہیں۔ مگر پولیس نے احرار کو خوش کرنے کے لئے احمدیوں کے خلاف یہ اقدام کیا ہے۔ کہ زیر دفعہ ۱۴۸ و ۳۲۴ تعزیرات ہند گیارہ احمدیوں کا چالان کر دیا۔ اور ابھی اور کا چالان کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ دفعہ ۱۴۸ یہ ہے۔ کہ "جو کوئی شخص سلاح مہلک یا ایسی شے سے مسلح ہوکر کہ اگر اس کو حربے کے طور پر کام میں لائیں۔ تو اس سے ہلاکت کا احتمال ہے۔ بلوا کرنے کا مجرم ہو تو شخص مذکور کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا۔ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی"

اور دفعہ ۳۲۴ یہ ہے:۔

"جو کوئی شخص اس صورت کے سوا جس کی نسبت دفعہ ۳۳۴ میں حکم ہے۔ تیر یا گولی وغیرہ چھوڑنے یا بھونکنے یا کاٹنے کے کسی ہتھیار یا کسی ایسے ہتھیار کے ذریعہ سے جس کو حربے کے کام میں لائیں۔ تو اس کے باعث سے ہلاکت کے واقع ہونے کا احتمال ہے۔ یا آگ یا کسی گرم کئے ہوئے مادے کے ذریعہ سے یا کسی زہر یا کسی اکال مادے کے ذریعہ سے یا بھک سے اڑ جانے والے کسی مادے کے ذریعہ سے یا کسی ایسے مادے کے ذریعہ سے جس کا دم لگانا یا نگلنا یا خون میں ملا لینا انسان کے جسم کو مسموم کرے۔ یا کسی حیوان کے ذریعہ سے بالارادہ ضرر پہونچائے۔ تو اس شخص کو دونوں قسموں میں سے کسی قسم کی قید کی سزا دی جائے گی۔ جس کی میعاد تین برس تک ہو سکتی ہے۔ یا جرمانے کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائینگی"

ان دفعات کے ماتحت ان اصحاب کی گرفتاریاں جن کی فہرست گزشتہ پرچہ میں دی گئی ہے۔ حیرت انگیز نہ ہو۔ تو کیا ہو ان میں سے کئی ایک نہایت معزز اور عمر رسیدہ ہیں۔ چونکہ مقدمہ عدالت میں پیش ہونے والا ہے۔ اس لئے ہم فی الحال سوائے اس کے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ کہ پولیس کا یہ کارنامہ ہمیشہ کے لئے یادگار رہے گا۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ر جون۔ آج صبح ساڑھے دس بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز دھرمسالہ سے بذریعہ موٹر تشریف لائے۔ ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو گلے کے درد آنکھ کے ککروں اور پیچش کی تکلیف ہے۔ باوجود اس تکلیف کے حضور نے خطبہ پڑھا۔ اور موجودہ حالات کے متعلق اہم نصائح فرمائیں۔

گزشتہ شب بعد نماز مغرب مجلس ارشاد کے زیر اہتمام ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے کی صدارت میں ہفتہ وار اجلاس ہوا۔ جس میں مولوی عبد الوہاب صاحب عمر۔ چوہدری عبد الرحمن صاحب بی۔ اے اور مسٹر نوربا بی۔ اے (لنڈن) آف ماریشس نے علی الترتیب "حضرت ہاجرہ اور آب زمزم"۔ "جدید آئین" اور "ماریشس میں تبلیغ احمدیت" کے موضوعات پر انگریزی میں تقریریں کیں۔

(۱) بچائے۔ خاکسار ان قدرت اللہ و عبد الرحیم از کھاچوں ضلع جالندھر (۲) ہم تین آدمی ۲۴ جون بمبئی سے عازم عدن ہونگے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے ہمیں خیریت سے منزل مقصود تک پہونچائے۔ اور ہمارا وہاں جانا بابرکت ہو۔ (خاکسار ڈاکٹر محمد خاں نورنگ ضلع گجرات)

(۳) میرا اکلوتا بیٹا ان دنوں سخت بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ خاکسار محمد شفیع

ہیڈ ماسٹر کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ

اعلانات نکاح

۳۰ مارچ قریشی محمد حنیف صاحب قمر کا نکاح ثانی منشی دیوان الدین احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناروا (بنگال) کی بھتیجی کریم النساء خاتون صاحبہ کے ساتھ ۳۰۰ روپیہ مہر پر جناب مولوی غلام صمدانی صاحب امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ نے پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار شمس الہدیٰ ناروا بنگال

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم و علی آلہ الطیبین

ارشاد مبارک حضرت مولانا مفتی محمد صادق صاحب قادیان

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ جناب سراج الاطباء حکیم مختار احمد صاحب ممتاز نے مرد و عورت کے باہمی تعلقات کی خوشگوار راہنمائی کے واسطے عام فہم اردو زبان میں قریبا اڑھائی سو صفحہ کی ایک کتاب بنام ذوق شباب شائع کر کے ملک کے طبی لٹریچر میں ایک نہایت کارآمد اضافہ کیا ہے۔ فی زمانہ اس مضمون پر کئی ایک کتابیں کوک شاستر یا دوسرے ناموں سے شائع ہو چکی ہیں۔ مگر یہ کتاب اپنے مصنف کے نام کی طرح سب سے ممتاز ہے۔ نہایت قیمتی ہندی نسخے بغیر کسی بخل کے اس میں درج کر دیئے گئے ہیں۔ اور صرف یونانی طب کے لحاظ سے نہیں۔ بلکہ ویدک اور انگریزی اور طب جدید ہر لحاظ سے اس کتاب کو مکمل کیا گیا ہے۔ اور اطباء و عوام ہر دو کے واسطے اسے کارآمد بنایا گیا ہے (دستخط۔ محمد صادق عفی عنہ)

قیمت مجلد عہ بے جلد عہ

ملنے کا پتہ:۔ کتبخانہ و دواخانہ طب جدید اندرون دہلی دروازہ لاہور

اخبار احمدیہ

مختلف امتحانات میں کامیاب ہونیوالے احمدی طلباء

(۱) امسال سیالکوٹ شہر کے حسب ذیل احمدی طلبا امتحان ایم۔ اے بی۔ اے۔ اور ایف۔ اے میں کامیاب ہوئے ہیں:۔ عبد السلام صاحب بٹ ایم۔ اے (حساب) خلیل احمد صاحب ناصر بی۔ اے۔ مسعود احمد صاحب بٹ بی۔ اے۔ سید سالار مسعود صاحب بی۔ اے۔ محمد عبد اللہ صاحب باجوہ بی۔ اے عبد المنان صاحب بٹ ایف۔ اے۔ بشیر احمد صاحب ایف۔ اے بشیر احمد صاحب ایف۔ اے چودھری عطاء اللہ صاحب باجوہ ایف۔ اے آفتاب احمد صاحب ایف۔ اے۔ عبد الرحمن صاحب ایف۔ ایس۔ سی۔ (خاکسار محمد الدین بٹ ڈپٹی پوسٹ ماسٹر سیالکوٹ)

(۲) میری لڑکی قمر النساء نے گورنمنٹ گرلز کالج امرتسر سے اور میرے بھانجے اقبال احمد خاں صاحب نے ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر سے امسال ایف۔ اے کا امتحان پاس کیا ہے۔ خاکسار جمعدار مظفر احمد۔ احمد نگر (دکن)۔ (۳) عبد الجلیل صاحب عشرت بی۔ اے کے امتحان میں اسلامیہ کالج لاہور میں اول رہے ہیں۔ خدا تعالے انہیں مزید دینی و دنیوی ترقیات عطا فرمائے۔ (خاکسار نور الدین پٹھانکوٹ)

پتہ درکار ہے

میرے والد حسن محمد صاحب آرہتا سی ایک عرصے سے قادیان سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ اگر کسی دوست کو علم ہو۔ کہ وہ آجکل کہاں ہیں۔ تو براہ کرم اطلاع دیں (خاکسار عبد السلام دار الصناعت قادیان)

درخواست ہائے دعا

(۱) مخالف ہمیں بہت تنگ کرنے اور ہر قسم کا نقصان پہنچانے کے درپے ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خداوند تعالے ہمیں مخالفوں کی شرارتوں سے

لنڈن میں تبلیغ اسلام

مسجد کی توہین پر پروٹسٹ

پادریوں کو جو تعصب اور عناد اسلام سے ہے۔ وہ ان کے تکلف کے باوجود بھی بعض اوقات ظاہر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ لنڈن جیسے شہر میں جو اپنی رواداری۔ اور وسعتِ قلبی کے لحاظ سے مشہور ہے۔ اس کے ونڈز ورتھ محلہ کے چرچ ہال کے باہر ایک بورڈ پر مسجد کی تصویر بنا کر اس پر صلیب کی شکل بنائی گئی تھی۔ لنڈن میں رہنے والے احمدیوں کو جب اس کا علم ہوا۔ تو ان کی طبائع میں ایک ہیجان پیدا ہو گیا۔ اور امام مسجد احمدیہ لنڈن مولانا عبدالرحیم صاحب درد نے اس کے متعلق ایک فوری نوٹس لینا ازبس ضروری سمجھا۔ اور سخت ارادہ کر لیا۔ کہ اس بورڈ کے اتروانے کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کریں گے۔ چنانچہ آپ نے ایک پولیس آفیسر کو فون کے ذریعہ بلوایا۔ اور جب وہ دار التبلیغ میں پہونچا۔ تو اسے اس واقعہ کی اطلاع دی۔ اس نے کہا کہ ایسے معاملات میں دخل دینا ہمارے اختیارات سے باہر ہے۔ درد صاحب نے کہا۔ اگر ہم یا کوئی اور مسلمان اُسے جا کر مٹانا شروع کر دے۔ تو کیا پھر آپ کے اختیارات کے دائرہ میں آ جائیگا۔ وہ فوراً سمجھ گیا۔ اور کہنے لگا۔ یہ کسی جاہل کا کام ہوگا۔ درد صاحب نے کہا۔ چرچ ہال کے باہر ایسے بورڈ کا لگایا جانا چرچ ہال کے منتظمین کے علم کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ افسر پولیس نے کہا۔ ٹھیک بات ہے۔ میں ابھی جاتا ہوں۔ اور ان سے کہتا ہوں۔ کہ وہ اُسے اتار لیں۔ چنانچہ وہ گیا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد واپس آ کر کہنے لگا۔ انہوں نے اُسے پانی سے دھو کر بالکل مٹا دیا ہے۔ اور اس طرح اس توہین کا ازالہ کیا گیا ؛

روٹری کلب

روٹری کلب ایک بہت مشہور کلب ہے اس کی مختلف مقامات میں شاخیں ہیں۔ دو ماہ سے اس کلب کی ایک ایسی کمیٹی بنی ہے جس کے ممبر تقریباً تمام ممالک کے نمائندے ہیں اور ان کے فرائض میں سے یہ بھی ہے۔ کہ جو لڑکیاں تعلیم کے لئے لنڈن آنا چاہیں۔ ان کے متعلق یہ فیصلہ کریں۔ کہ ان کا یہاں آنا مفید ہے۔ یا نہیں۔ اور اگر آئیں۔ تو ان کے لئے کن امور کا ملحوظ رکھا جانا ضروری ہے۔ فیصلہ کرنے سے پہلے اس ملک کے نمائندہ کی رائے لی جاتی ہے۔ جس ملک سے وہ لڑکیاں آنا چاہتی ہوں۔ چنانچہ درد صاحب ہندوستان کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اس کے ممبر منتخب ہوئے ہیں۔ ابھی اس کا ایک تازہ اجلاس ہوا۔ جس میں درد صاحب تشریف لے گئے۔ اس اجلاس میں ایک یہودی کا جو فلسطین کی طرف سے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے ممبر ہوا تھا۔ استعفاء منظور کیا گیا ؛

ایک انذار

میں نے ایک اشتہار Warning کے عنوان سے لکھا ہے۔ جو دو ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا ہے۔ اور اب بذریعہ ڈاک لوگوں کو بھجوایا جا رہا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ غفلت کا وقت نہیں ہے۔ بلکہ خدا کی طرف رجوع اور توبہ کرنے کا وقت ہے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ دین کی پہلے لوگوں کو ضرورت تھی۔ اور اب نہیں۔ دیکھو۔ عاد قوم جو اپنی صنائع اور قوت و جبروت میں مشہور تھی۔ اور زراعت کے مختلف سامان اپنے پاس رکھتی۔ اور سرسبز و شاداب باغات و انہار کی مالک تھی۔ اس نے ہود علیہ السلام کی دعوت کو یہ کہتے ہوئے رد کیا۔ کہ ان ھٰذا الا خلق الاولین یہ تو قدیم لوگوں کی عادات ہیں۔ مگر یہ زمانہ تو روشنی اور علم کا زمانہ ہے۔ اب یہ دینی باتیں نہیں چل سکتیں۔ آخر اللہ تعالےٰ نے انہیں تباہ و برباد کر دیا۔ اسی طرح اس زمانہ میں بھی اللہ تعالےٰ کی طرف سے ایک نذیر آ چکا ہے۔ یعنی مسیح موعود علیہ السلام جنہوں نے تمام دُنیا کو ان الفاظ میں ڈرایا۔ اس کے بعد حقیقۃ الوحی سے اس عبارت کا ترجمہ دیا گیا ہے۔ جس میں حضور نے زلازل اور حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام کے زمانہ جیسے عذابوں کے آنے کی پیشگوئی کی ہے۔

اس اشتہار کے بھیجنے میں برادرم فیولنگ مبارک احمد صاحب۔ اور شیخ احمد اللہ صاحب امداد کر رہے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے ؛

سلسلۂ اسباق

نومسلموں کی تعلیم کے لئے سوال و جواب کے طور پر اسباق کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے دو سبق بھیجے جا چکے ہیں۔ اس طریق کو نومسلموں نے پسند کیا ہے۔ تمام دوستوں سے دُعا کے لئے درخواست ہے ؛

مولوی شیر علی صاحب کی صحت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ؛

خاکسار

جلال الدین شمس۔ از مسجد فضل لنڈن

جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے احرار کو فیصلہ کن دعوت

احرار جماعت احمدیہ کے خلاف عوام الناس کو ہمیشہ یہ کہکر اشتعال دلاتے رہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ عقیدۂ ختم نبوت کی مُنکر ہے۔ اور اس وجہ سے دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ ہر چند اُن کے اس مفتریانہ ادعا کا جواب دلائل و براہین کی روشنی میں بارہا دیا جا چکا ہے۔ مگر ان کا خمیر کچھ ایسی مٹی سے اٹھایا گیا ہے۔ کہ وہ یہ اعتراض دوہراتے رہتے ہیں۔ ان حالات کو دیکھ کر جماعت احمدیہ لاہور کے بعض احباب نے احرار کو بصورت اشتہار حسب ذیل فیصلہ کن دعوت دی ہے :۔

"جمعیت احرار کی طرف سے ایک عرصہ سے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ جماعت احمدیہ کا عقیدہ اجرائے نبوت ختم نبوت کے منافی ہے۔ اور یہ کہ ختم نبوت ایک بنیادی اصل ہے۔ جس سے انحراف کرنا دائرۂ اسلام سے خارج کر دیتا ہے۔ اور کہ مسلمانوں کے تمام دیگر فرقے ختم نبوت کے قائل ہیں اور صرف جماعت احمدیہ ہی اس عقیدہ سے منحرف ہے۔ یعنی اجرائے نبوت کا عقیدہ رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ اسلام کا ایک جزو قرار نہیں دی جا سکتی۔ چنانچہ وہ حکومت سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کو مسلمانوں سے الگ کر کے ایک علیحدہ اقلیت قرار دیا جائے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ احرار کے نزدیک اسلام کے لئے سخت ضرر رساں ہے۔ اس لئے موجودہ وقت میں انہوں نے اپنی تبلیغی مساعی جماعت احمدیہ کے خلاف ہی جاری کر رکھی ہیں ؛

مقامِ حیرت ہے۔ کہ تبلیغ کا جو مبارک فریضہ گم گشتگان راہ ہدایت کے لئے تھا۔ آج اس طور پر ادا کیا جا رہا ہے۔ کہ یہ وہم بھی نہیں گزرتا۔ کہ تبلیغ کرنے والوں کا مقصد کسی کو راہ راست پر لانا ہے۔ حالانکہ حق اس بات کا محتاج نہیں۔ کہ اس کے منوانے کے لئے تمسخر اور استہزاء سے کام لیا جائے سبّ و شتم کا بازار گرم کیا جائے۔ اور ایسا دل آزار طریق روا رکھا جائے۔ کہ وہی لوگ جنہیں راہ راست پر لانا مقصود ہے۔ نفرت کی وجہ سے ایسی مجالس سے کنارہ کش ہو جائیں۔ وہ لوگ جو حق کے حامی ہوتے ہیں۔ ایسے طریق کو اختیار نہیں کیا کرتے۔ اس قسم کے کمزور ہتھیار وہ لوگ استعمال کرتے ہیں۔ جو دلائل سے عاجز آ جاتے ہیں۔ چنانچہ احرار کی اس قسم کی روش کو دیکھتے ہوئے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جمعیۃ احرار کے تبلیغی جلسوں کی غرض کیا ہے؟ اگر احقاق حق مقصود ہے۔ تو وہ مقصد حاصل نہیں ہو رہا۔ اور اگر ہمیں سمجھانا مقصود ہے۔ تو اس کی بہترین صورت یہ ہو سکتی ہے کہ اخلاق کی رعایت رکھتے ہوئے تبادلۂ خیالات کی صورت پیدا کی جائے۔ احرار ہماری باتیں سُنیں۔ اور ہمیں اپنی باتیں سُنائیں۔ تا طرفین میں سے وہ لوگ جو تقوے اللہ کی نعمت سے متمتع ہیں صحیح نتیجہ پر پہونچکر حیات اخروی کو سنوار سکیں۔ چونکہ زیادہ زور جمعیت احرار کی طرف سے ختم نبوت پر ہی دیا جا رہا ہے۔ اس لئے بہتر ہوگا۔ کہ مسئلہ اجرائے نبوت و ختم نبوت کے موضوع پر تبادلۂ خیالات ہو جائے۔ لیکن اگر تبلیغ مقصود نہیں۔ بلکہ ووٹ حاصل کرنے کا ذریعہ تبلیغ کو بنایا گیا ہے۔ تو ہم جمعیت احرار کے پروگرام میں مخل ہونا نہیں چاہتے۔ یہ تو ہمارے مسلمان بھائیوں کا کام ہے کہ وہ اس تبلیغ کے مقصد کو سمجھیں اور دوست دشمن میں تمیز کریں۔ ہم کارکنانِ تبلیغ احرار نظام بالخیا؟ کے جواب کے منتظر ہیں۔ اگر انہوں نے ہماری اس معقول تجویز کو منظور فرما لیا۔ اور ان کی منظوری ٹھیک نیتی پر مبنی ہوئی۔ تو شرائط کا تصفیہ کرنا کوئی مشکل بات نہیں۔ ان کی طرف سے ثبات میں جواب آنے پر احرار۔

ہز ایکسیلنسی وائسرائے ہند اور اصلاح دیہات

ہندوستان ایک زراعتی ملک ہے۔ جس کے نوے فیصدی باشندے دیہات میں آباد ہیں۔ اس لئے ہر اصلاحی تحریک خواہ وہ سیاسی ہو یا اقتصادی معاشرتی ہو یا تمدنی اس وقت تک اس وسیع معمورہ کے باشندوں کے لئے مجموعی طور پر مفید اور موثر ثابت نہیں ہوسکتی۔ جب تک اسے دیہات میں نہ پھیلایا جائے۔ ہندوستان جو بذاتِ خود ایک براعظم کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس کی جغرافیائی کیفیت کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اصلاح دیہات ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے ذریعہ یہ ملک ترقی کی منازل طے کرسکتا ہے۔ آج ہندوستان میں غریب اور مفلوک الحال دیہاتی باشندے جنہیں نہ دن کو چین ہے۔ نہ رات کو آرام جس مجبوری۔ بے چارگی اور بے بسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ دیہات میں ہم اس وقت کیا دیکھتے ہیں۔ بھوک۔ افلاک۔ بدبو۔ گندگی۔ اور نیم برہنگی۔ لیکن افسوس کہ آج تک نہ تو حکومت نے اور نہ خود اہل ملک نے بدنصیب دیہاتی باشندوں کی تقدیر کو بدلنے اور اس کی حالت کو بہتر بنانے کی طرف کما حقہٗ توجہ کی ہے۔ اور اگر کوئی تھوڑی بہت توجہ کی گئی ہے۔ تو اس کا کوئی نمایاں نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ گورنمنٹ کی طرف سے دیہات کے متعلق اس بے توجہی اور غفلت شعاری کی اصل وجہ وہ نظام حکومت ہے۔ جس کے ماتحت اعلیٰ حکام کی تمامتر توجہ دفتری کاروبار فائلوں اور دفتری کاغذات کے پشتوں کی دیکھ بھال کی طرف لگی رہتی ہے۔ اور انہیں دیہات کا دورہ کرنے اور اہل دیہات کے متعلق ذاتی واقفیت حاصل کرنے کا بہت کم موقع ملتا ہے۔ اور اگر کبھی دورہ پر جاتے ہیں۔ تو اہل دیہات کے لئے ہوّا بن کر جاتے ہیں۔ جن سے دور بھاگنا ہی اہل دیہات بہتر سمجھتے ہیں۔

مقامِ مسرت ہے۔ کہ ہندوستان کے موجودہ وائسرائے لارڈ لنلتھگو ہندوستان کی دیہاتی آبادی کی فلاح و بہبود کے متعلق بے حد دلچسپی کا اظہار فرما رہے ہیں۔ اور عملی رنگ میں ان کی اصلاح کے لئے کوشاں نظر آتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی خواہش ہے۔ کہ حکامِ ضلع دیہاتی زندگی کا بہ نظرِ عمیق مطالعہ کریں۔ اور کسانوں کے نزدیک تر جا کر ہمدردانہ طور پر ان کے حالات معلوم کریں۔ انہیں ان کی پستی اور بدحالی کا احساس دلاتے ہوئے ان معاملات میں جن کی دیہاتی لوگ خود اصلاح کرسکتے ہیں۔ مفید مطلب ہدایات دیں۔

معلوم ہوا ہے۔ اس مقصد کے پیشِ نظر مختلف صوبجاتی حکومتوں کے گورنروں اور دیگر حکام کو چٹھیاں ارسال کی گئی ہیں۔ جن میں ان سے استفسار کیا گیا ہے۔ کہ صوبجاتی حکومتیں حکامِ ضلع سے ان امور کے متعلق جواب طلب کریں کہ وہ مہینہ میں کتنی بار ضلع کا دورہ کرتے ہیں۔ ہز ایکسیلنسی کا یہ ارشاد بلاشبہ عمدہ نتائج پیدا کریگا۔ کیونکہ اس سے حکامِ ضلع زیادہ تر دفتری کام میں منہمک رہنے کی بجائے اپنا وقت دیہات میں بھی گزاریں گے۔ اور دیہاتیوں کی مشکلات سے واقف ہو کر ان کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں گے۔

علاوہ ازیں یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ اہل دیہات کو صفائی اور حفظانِ صحت کے اصول سے روشناس کرانے اور اسی قسم کی اور مفید باتیں ان کے ذہن نشین کرنے کے لئے دیہات میں ریڈیو سٹ لگائے جانے کے سوال پر صوبجاتی حکومتیں اپنی توجہ مرتکز کر رہی ہیں۔ اس بارے میں حکامِ ضلع کی رپورٹوں کا دلچسپی سے انتظار کیا جا رہا ہے ریڈیو کے ذریعہ بھی جو کہ اس زمانہ کی بہترین ایجاد ہے۔ اصلاح دیہات کا کام ہوسکتا ہے۔ لیکن یہ امر قابل غور ہے۔ کہ حکومت دیہات میں ریڈیو سٹ لگانے کے لئے اس قدر اخراجات کہاں سے مہیا کریگی۔ اور پہلے قومی تعمیر کے اداروں کی ناگفتہ بہ حالت کے پیش نظر یہ کیونکر توقع کی جاسکتی ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں فیاضی اور فراخدلی کا ثبوت دے سکیگی۔

مویشیوں کی اعلیٰ نسل کو ترقی دینے کی طرف بھی آج کل ہز ایکسیلنسی کی توجہ مبذول ہو رہی ہے۔ اور یہ حقیقت ہے۔ کہ مضبوط تنومند اور اعلیٰ نسل کے بیل کاشت میں بہت حد تک ممد و معاون ہو کر زمین کی پیداوار کو بڑھانے کا موجب ہوسکتے ہیں اس وقت کسانوں کو جو کمزور اور ادنیٰ نسل کے بیلوں سے کاشت کرتے ہیں اعلیٰ نسل کے بیلوں کی سخت ضرورت ہے۔ اس ضمن میں ہز ایکسیلنسی نے ایک سرکلر کے ذریعہ صوبائی حکومتوں سے پُرزور اپیل کی ہے کہ اعلیٰ نسل کے مویشی پیدا کرنے کے متعلق نئے پروگرام کو عملی جامہ پہنائیں۔ اس سلسلہ میں انہوں نے دہلی میونسپل کمیٹی کو تین نہایت اعلیٰ نسل کے سانڈ بطور عطیہ دیئے ہیں۔

اگرچہ اس قسم کی کوشش کو سطحی کوشش ہی قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیونکہ ان سے دیہاتیوں کے دردِ دل کا پورا پورا مداوا نہیں ہوسکتا۔ اور ان کی اصلی مشکلات کا ازالہ نہیں ہوسکتا۔ تاہم ان سے اتنا فائدہ تو ضرور ہوگا۔ کہ عمالِ حکومت کی توجہ جو اس وقت تک شہروں کی اصلاح کی طرف مبذول رہی ہے۔ دیہات کی طرف منعطف ہو جائیگی۔

تعلیمیافتہ بیکار نوجوانوں کیلئے ملازمت کا نادر موقع

احباب کو معلوم ہے۔ کہ گورنمنٹ آف انڈیا کے دفاتر میں ٹائپسٹوں اور کلرکوں کی بھرتی کیلئے پبلک سروس کمیشن شملہ کی طرف سے امتحان لیا جایا کرتا ہے۔ چنانچہ امسال اس قسم کا امتحان ماہ اگست میں ہوگا۔ امتحان میں شریک ہونیوالے کیلئے ضروری ہوتا ہے۔ کہ اسکی عمر سترہ سال سے کم اور چوبیس سال سے زیادہ نہ ہو۔ اور وہ کم سے کم میٹرک پاس ہو۔ یا اس کے برابر کوئی امتحان پاس کیا ہوا ہو۔ امتحان میں داخلہ کی فیس پندرہ روپیہ لی جاتی ہے۔ اور یہ رقم کسی صورت میں امیدوار کو واپس نہیں دی جاتی۔ مضامین امتحان حسب ذیل ہیں۔

حساب۔ خوشخطی۔ جنرل نالج۔ انگلش کمپوزیشن :۔ "حساب" میں یہ دیکھنا ہوتا ہے۔ کہ امیدوار کی ذہنی قابلیت کیسی ہے۔ کس حد تک وہ صحیح اور جلدی کام کرسکتا ہے۔

خوشخطی میں امیدوار کو انگریزی زبان میں کسی مطبوعہ حصہ کو اپنے ہاتھ سے نقل کرنا ہوتا ہے اس میں امیدوار کی خوشخطی۔ صفائی اور تیزیٔ تحریر کو دیکھا جائے گا۔

"جنرل نالج یا عام معلومات" میں حالاتِ حاضرہ اور عام اخباری دنیا کی معلومات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

انگلش کمپوزیشن میں Precis Writing اور Drafting انگریزی عبارت کا درست کرنا اور پروف کی درستی شامل ہوتی ہے۔ نیز ٹائپ رائٹنگ میں مہارت کے ثبوت میں The Remington Rand Inc لاہور یا Y.M.C.A کا سرٹیفکیٹ بایں مضمون کمشن کے سامنے پیش کیا جانا ضروری ہے۔ کہ امیدوار کم سے کم ۴۰ الفاظ فی منٹ ٹائپ کرسکتا ہے۔ اس ڈویژن کے کلرکوں کا موجودہ گریڈ ۶۰-۲-۸۰-۳-۱۲۵ ہے۔ اس امتحان میں جماعت کے بہت سے بیکار نوجوان جو علاوہ میٹرک پاس ہونے کے ایف۔ اے اور بی۔ اے کے امتحانات پاس کرنے کے بعد اس وقت فارغ بیٹھے ہیں۔ شامل ہوسکتے ہیں چاہیئے۔ کہ ایسے دوست اس موقع سے پوری طرح فائدہ اٹھائیں۔ خواہشمند احباب نظارت ہذا کو انگریزی زبان میں ایک درخواست اپنے ہاتھ سے لکھکر معہ اپنی تعلیمی قابلیت کی سندات کے جلد بھجوا دیں پہلے بھی بہت سے دوست اس امتحان میں شامل ہوتے رہے ہیں لیکن بوجہ عدم واقفیت اس امتحان کی پوری تیاری نہ کرسکنے کے کامیابی حاصل نہیں کرسکے۔ اندریں حالات اب کے نظارت ہذا نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ جو نوجوان اس امتحان میں شریک ہونا چاہیں۔ ان کو مرکز میں بلا کر ضروری ہدایات دی جائیں۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو ان کی تیاری کے مدنظر ایک باقاعدہ جماعت قادیان میں کھول دی جائے۔

(ناظر امور عامہ۔ قادیان)

ہانسی میں صداقتِ اسلام پر احمدی مبلغین کے شاندار لیکچر

مسلمانانِ ہانسی کے دینی شوق اور شریفانہ سلوک کا شکریہ

تبلیغی کمیٹی ہانسی نے چھ ماہ کی کوشش کے بعد ہانسی کے اردگرد کے اچھوتوں کو (جو چار پانچ صد کی تعداد میں ہیں۔) اس امر کے لئے آمادہ کر لیا۔ کہ وہ اسلام قبول کر لیں اور اس غرض کے لئے ۱۲ جون جمعہ کا دن مقرر ہوا۔ تمام علاقہ میں اس کی دھوم مچ گئی۔ آریوں اور ہندوؤں نے یہ سن کر ۷ جون ۱۹۳۶ء کو ایک عظیم الشان اجتماع ہانسی کے قریب ایک گاؤں میں کیا جس میں دور دور سے ایڈیشنک بلائے۔ دھلی کے سیٹھ بھی شامل ہوئے۔ اور انہوں نے اچھوتوں سے کہا۔ کہ تم ایشور کے لئے مسلمان نہ بنو۔ ہم تم کو سب حقوق دے دیں گے۔ تم ہمیں چھ ماہ کی مہلت دو۔ علاوہ اس کے انہوں نے ان کو ایک کنؤاں بھی پانی بھرنے کے لئے دے دیا۔ اچھوتوں نے ان سے وعدہ کر لیا۔ کہ ہم چھ ماہ تک انتظار کریں گے۔ اور اگر ہمیں مساوی حقوق نہ ملے تو ہم مسلمان ہو جائیں گے۔ سیٹھوں نے ان سے کہا کہ ہم دھلی سے ہانسی تک چاندی کی دیوار بنا دیں گے۔ یعنی ہر ممکن قربانی کریں گے اور روپیہ کو پانی کی طرح بہا دیں گے۔ لیکن تم کو ہم مسلمان نہ ہونے دیں گے۔ غرضکہ بڑی تحریص کے ساتھ ان کو رضامند کر لیا گیا کہ چھ ماہ مزید انتظار کریں۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ۱۲ جون کے اجتماع میں کوئی اچھوت شریک نہ ہوا۔ ہانسی اور اس کے گرد و نواح کے مسلمان جن میں رؤسا۔ علماء اور عوام سب شامل تھے جلسہ میں موجود تھے۔

ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم اور گیانی واحد حسین صاحب پروگرام کے مطابق رات کو ۱۱½ بجے کے قریب ہانسی پہونچے جنہیں جناب چودہری الہٰی بخش صاحب نمبردار رئیس ہانسی کے مکان پر ٹھہرایا گیا۔ چودہری صاحب ایک مخلص اور کام کرنے والے انسان ہیں۔ اور اس تحریک کے روح رواں ہیں۔ تبلیغ کمیٹی کے صدر جناب خان بہادر شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ ڈائرکٹر ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ ہیں۔ احمدی مبلغین کے پہونچنے سے قبل دیوبندی مولوی پہونچ چکے تھے ہمیں ان کے پاس ہی ٹھہرایا گیا۔

دوسرے دن ۲½ بجے بعد نماز جمعہ کانفرنس شروع ہوئی۔ پہلے دیوبندی مولوی عتیق الرحمٰن صاحب کی تقریر ہوئی۔ ان کے بعد ملک صاحب کی تقریر ہوئی۔ اس کے بعد دوسرے دیوبندی مولوی شاہ علی صاحب کی تقریر ہوئی۔ اور پھر گیانی واحد حسین صاحب نے تقریر کی۔ لوگ کثرت کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ تقریروں کے اختتام پر صدر جلسہ جناب خان بہادر شیخ نیاز محمد صاحب ریٹائرڈ ڈائرکٹر ویٹرنری ڈیپارٹمنٹ نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی کی تقریر سے میں بہت متاثر ہوا۔ جو نہائت اعلےٰ تقریر تھی۔ شائد اس لئے مجھے ان کی تقریر بہت پسند آئی۔ کہ وہ بھی انگریزی دان ہیں۔ اور میں بھی۔ صاحب صدر کی اس تقریر کے دوران ہی میں شہر کے معززین اور اہل علم نے نہائت زور اور اصرار کے ساتھ صاحب صدر سے مطالبہ کیا۔ کہ رات کو ایک اور جلسہ کیا جائے۔ ہم علماء قادیان کی تقاریر سننا چاہتے ہیں۔ چنانچہ صاحب صدر نے اجازت دی۔ اور احمدی مبلغین کی تقریریں سننے کے لئے رات کا جلسہ بڑھایا گیا۔ منادی کرائی گئی۔

رات کو ملک صاحب نے مختصر سی تقریر کی۔ ان کے بعد گیانی صاحب نے زبردست تقریر کی۔ جو قریباً دو گھنٹہ تک جاری رہی دیوبندی مولویوں پر احمدی مبلغین کی تقاریر کا اس قدر اثر تھا۔ کہ وہ رات کی تقاریر میں بار بار کہتے تھے ہمارے بعد زبردست عالم تقریر کریں گے۔ ہم بھلا یہاں کیا بیان کریں گے اس طرح قادیان کا نام اور ہماری نسبت قادیان کے ساتھ از سر نو پبلک کے دماغوں میں تازہ ہوتی رہتی تھی۔

۱۳ جون کو شہر میں آریہ سماجیوں کی بنیادی کی خبر لے کر ایک دوست بھاگا بھاگا آیا اور بتایا کہ آریوں نے لاہور اور دہلی سے پنڈت بلوائے ہیں۔ اور منادی ہو رہی ہے کہ رات کو آریہ سماج مندر میں وید اور قرآن کا مقابلہ ہوگا۔ سب ہندو اور مسلمان آکر سن لیں۔ یہ منادی ہونے پر مسلمانانِ شہر جوق در جوق احمدی مبلغین کی قیام گاہ پر آنے شروع ہو گئے۔ اور آکر درخواست کرتے کہ آپ آریوں کا مقابلہ کریں۔ آخر میں ہانسی کے سب سے بڑے امام مسجد معہ چند معززین آئے۔ اور درخواست کی۔ کہ اس وقت اسلام کی لاج رکھیں۔ اور آریوں کا مقابلہ کریں۔ احمدی مبلغوں نے ان کی درخواست منظور کر لی۔ اور سماج کے مندر کو روانہ ہو گئے۔ لیکن جب جلسہ میں پہونچ کر جواب دینے کے لئے وقت مانگا۔ تو پریذیڈنٹ نے انکار کر دیا۔ شہر میں یہ اسلام کی زبردست فتح سمجھی گئی۔ سب میں مشہور ہو گیا۔ کہ قادیانی علماء کو دیکھتے ہی آریوں کے پنڈت کے چھکے چھوٹ گئے۔

اسی دن ملک عبد الرحمٰن صاحب کی صدارت میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا۔ حاضری اس قدر تھی۔ کہ اس سے قبل اس قدر حاضری کسی اسلامی جلسہ میں نہیں ہوئی پہلے ملک صاحب نے تقریر کی۔ جس میں قریباً ایک گھنٹہ تک آریہ پنڈت کے اعتراضات (جو ہمارے رپورٹر نے نوٹ کئے تھے) کے جوابات دیئے۔ نیز آریوں کے فرار کے حالات سنائے۔

ملک صاحب کی تقریر کے بعد گیانی صاحب نے قریباً ۱½ گھنٹہ تک "اسلام اور ویدک دھرم کا مقابلہ" کے مضمون پر تقریر کی۔ جو نہائت کامیاب رہی۔ شہر میں احمدیت کا ڈنکا بج گیا۔ آخر میں ملک صاحب نے بحیثیت صدر حاضرین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا میں نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے مسلمانانِ ہانسی کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے اسلام کی خدمت کا موقعہ بہم پہونچایا۔ اور آئندہ بھی آپ لوگوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ جب کبھی آپ کو ہماری خدمات کی ضرورت پڑے تو ہمیں فوراً اطلاع دیں۔ ہم بلا توقف حاضر خدمت ہوں گے۔ پھر سب کو اتحاد کی تلقین کی۔ اور کہا کہ جو شخص مسلمانوں کو آپس میں لڑائے۔ فوراً سمجھ لو۔ کہ وہ تمہارا دشمن ہے۔ اس کے بھڑے میں نہ آنا۔

(نامہ نگار)

ننکانہ کے آریوں کی بے جا حرکت

آریہ سماج ننکانہ نے گذشتہ سال کی طرح اب کے بھی ۵۔ ۶۔ ۷ جون کو سالانہ جلسہ کیا۔ جس سے دو روز پیشتر شہر میں یہ افواہ پھیل گئی۔ کہ آریہ صاحبان احمدیوں سے مناظرہ کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں آریہ منتری اور پردھان سے جا کر ملا۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ وہ محض اچھوت ادھار کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ اور جلسہ میں کسی مذہب کے خلاف کچھ نہیں کہا جائے گا۔ لیکن جلسہ میں ان کے لیکچرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف بہت ہرزہ سرائی کی۔ پردھان کو عدم ایفائے وعدہ کی طرف توجہ دلائی گئی۔ لیکن اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ گذشتہ سال بھی ہم نے ان کو تحریری چیلنج مناظرہ دیا تھا۔ لیکن انہوں نے شرائط مناظرہ طے کرنے کے بعد راہ گریز اختیار کی۔ امسال بھی انہوں نے حسب سابق اپنے فرار اور درشت کلامی کا پورا پورا ثبوت

احرار کے رویہ کے خلاف مسلمان اخبارات کی آواز

احرار کے اقوال و اعمال میں تفاوت

یوں تو ہمارے "رہنماؤں" کے اقوال و اعمال میں تطابق عموماً بہت کم پایا جاتا ہے۔ لیکن حادثہ شہید گنج کے بعد سے بزرگان احرار کا توازن دماغی کچھ ایسا بگڑا ہے۔ کہ ان کے بعض اقوال و افعال میں زمین آسمان کا فرق نظر آتا ہے۔ مثلاً وہ پہلے دن سے کہتے چلے آئے ہیں۔ کہ مسجد شہید گنج کے لئے جتنی قربانیاں دی جائیں گی۔ وہ سب بے کار ہیں کیونکہ مسجد کسی حالت میں نہیں مل سکتی۔ اور نہ ملے گی۔ لیکن جب مسٹر سیل کا فیصلہ صادر ہوا۔ تو مجلس احرار کے کارپردازوں نے گجرات میں مجلس اتحاد ملت کے کارکنوں کے ساتھ ایک معاہدہ اتحاد کیا۔ جس کا مقصد یہ تھا۔ کہ مسجد شہید گنج کی بازیابی کے لئے کوشش کی جائے۔ سوال یہ ہے۔ کہ جو چیز مل ہی نہیں سکتی اس کی بازیابی کے لئے کوشش کرنا کیا معنی؟ اور اگر کوئی نئے حالات پیدا ہو گئے ہیں۔ جن سے مسجد کا ملنا ناممکن ہو گیا ہے۔ تو احرار کو چاہیئے تھا۔ کہ عامۃ المسلمین کے سامنے ان حالات کو پیش کرتے اور اپنے پہلے دعوے سے رجوع کر لیتے۔ لیکن انہوں نے ایسا نہیں کیا۔

جب مسٹر جناح پہلے پہل اپنے سیاسی دورہ پر دہلی آئے۔ تو مجلس احرار کے لیڈروں نے ان کے ساتھ شریک ہونے کی دو شرطیں پیش کی تھیں۔ اول مسلم لیگ کا موجودہ نصب العین بدلکر "آزادی کامل" قرار دیا جائے۔ دوم مسلم لیگ سے قادیانیوں کو خارج کر دیا جائے۔ لیکن نہ مسلم لیگ نے اپنا نصب العین بدلا۔ نہ اس مطلب کی کوئی قرارداد پاس کی۔ کہ قادیانی مسلم لیگ کے ممبر نہیں بن سکیں گے۔ لیکن مجلس احرار مسٹر جناح کے بورڈ میں شامل ہو گئی۔ اور اسکے لیڈروں نے لیگ کے ٹکٹ پر کونسلوں میں جانا منظور کر لیا۔ کیا مجلس احرار کے نیازمند اپنے لیڈروں سے یہ سوال نہ کریں گے۔ کہ ان کے قول و فعل میں یہ تضاد کیوں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے احراری دوست جماعتی تعصب کے مرض میں ایسی بری طرح مبتلا ہیں۔ کہ اپنے مخالف کے مقابلے میں نہ انہیں اپنا کوئی قول یاد رہتا ہے۔ نہ اصول پیش نظر رہتا ہے۔ بلکہ ان کی تمام توجہات اس مخالف کو نقصان پہنچانے پر مرتکز ہو جاتی ہیں لیکن جس نے اپنا اصول چھوڑ دیا۔ وہ کسی مخالف کو کیا نقصان پہنچا سکتا ہے

(انقلاب ۱۷ جون ۳۶ء)

صدر احرار کی مہمل اور بے معنی تقریر

مولانا حبیب الرحمن نے پرسوں رات تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ "جو شخص مذہب کے نام پر ووٹ مانگتا ہے۔ وہ بزدل ہے"۔ پھر ارشاد ہوا۔ "ہم کسی مرزائی یا مرزائی نواز کو کونسل میں نہیں دیکھنا چاہتے۔ اب مفتیوں کے فتووں سے کسی کو کافر نہیں بنایا جا سکتا۔ اب کونسل میں کافر کو کافر بنا کر علیحدہ کیا جا سکتا ہے۔ (نقل مطابق اصل)

مولانا ایک طرف تو یہ کہتے ہیں کہ مذہب کے نام پر ووٹ مانگنا بزدلی ہے۔ اور دوسری جانب مسلمانوں سے اس لئے ووٹ مانگ رہے ہیں۔ کہ مرزائیوں کو کونسل کے فتوے سے کافر قرار دیا جائے گا۔ معلوم نہیں مذہب کے نام پر ووٹ مانگنا اور کسے کہتے ہیں؟ اور اگر مذہب کے نام پر ووٹ مانگنا بزدلی ہے۔ تو مولانا اپنے لئے کیا لقب تجویز کریں گے؟

پچھلے دنوں رہنمایان احرار میں سے کئی بزرگوں نے لاہور کے جلسوں میں تقریریں کیں۔ اتحاد ملت والوں کے بھی جلسے ہوئے ان کے لیڈروں نے بھی تقریریں کیں۔ لیکن جس قسم کی بے معنی اور مہمل تقریر حضرت حبیب الملت والدین نے ارشاد فرمائی ہے ویسی تقریر کسی بزرگوار نے نہیں کی۔ اس تقریر میں ہٹلریت بھی تھی مسولینیت بھی۔ زاریت بھی اور قیصریت بھی۔ اور یہ چاروں اوصاف مولوی صاحب کی مولویت کے سانچے میں ڈھل کے عجیب معجون مرکب بن گئے تھے۔

اور سنا۔ تقریر کرتے کرتے مولانا کو جوش آیا۔ تو انہوں نے حاتم کی قبر پر ایک لات رسید کر دی۔ یعنی بکمال فیاضی پکار اٹھے۔ کہ "اے مسلمانو! جاؤ میں نے تمہیں معاف کر دیا" شکر ہے۔ کہ لاہور کے گنہگار مسلمانوں کو مولانا حبیب الرحمن صاحب قبلہ نے معاف کر دیا ورنہ وہ چاہتے۔ تو خدا سے کہہ کر لاہور بھر کو جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں پھکوا دیتے کیا ٹھکانا ہے اس فیاضی کا۔

یہ کیا تماشا ہے؟ کہ مولوی صاحب خود ہی قصور کریں۔ اور خود ہی لوگوں کو معاف کرتے پھریں۔ انہیں غالباً معلوم نہیں۔ کہ ابھی تک مسلمانوں نے انہیں معاف نہیں کیا۔ کہ اور جب تک ان کی رعونت اور تبختر اور کبر و ناز کا یہ عالم ہے۔ مسلمان انہیں معاف نہیں کریں گے۔ مجلس احرار کے رہنماؤں کو چاہیئے کہ فوراً ان مولوی صاحب کو سمجھائیں اور ہماری طرف سے انکی خدمت میں عرض کر دیں۔ کہ ؎

نازکم کن کہ دریں باغ بسے چو تو شگفت

اگر مولانا حریف بذلہ ہیں تو وہ ع

ہیچ عاشق سخن تلخ بہ معشوق نگفت

کہہ کر ہمیں سپر ڈالنے پر مجبور کر سکتے ہیں لیکن ان سے اس قسم کی خوش ذوقی کی توقع نہیں

(احسان ۱۹ جون)

کونسل کی ممبری احرار کا پیدائشی حق ہے

میثاق گجرات اور زعماء مجلس اتحاد ملت کی مساعی جمیلہ کے باعث امن و صلح کی جو فضا پیدا ہو چکی ہے۔ اس نے حضرات احرار کو بھی لاہور میں جلسہ کرنے کے قابل بنا دیا ہے ورنہ ان کی مثال اس رومانی "بھیا" کی تھی جو بے چارہ "کس نمی پرسد" کی رٹ لگاتا رہتا تھا۔

بہر حال حضرات احرار نے جلسہ کیا۔ اور اس تزک و احتشام کے ساتھ کیا کہ احراری سطوت کے تمام چھپے ہوئے پہلو نمایاں ہو گئے۔ لیکن انہیں اپنی بلا ضرورت دور اندیشی کے باعث اس کامیابی کے مستقبل سے ناکامی جھانکتی ہوئی نظر آ رہی تھی۔ چنانچہ انہوں نے اس خیال کے پیش نظر کہ شاید آئندہ جلسہ کرنے کا موقع میسر نہ آئے۔ سال بھر کی باتیں چند گھنٹوں میں کہہ ڈالیں اور ان کی یہ مقررانہ تیز رفتاری طوفان میل پر بھی بازی لے گئی۔

چونکہ وقت کم اور تقریر زیادہ تھی اس لئے وہ بہ سبیل استعجال قادیان مسجد شہید پر چند ایسے الزامات عائد کر گئے۔ جو خود انہی کی مجرمیت پر تصدیقی شہادت بن کر رہ گئے۔ مثلاً ایک احراری زعیم نے اپنے جوش حمیت کے ساتھ فرمایا۔ کہ تحریک مسجد شہید گنج "محض ووٹیں حاصل کرنے کی غرض سے جاری کی گئی ہے۔ اگر یہ سچ ہے۔ تو کیا مجلس احرار کونسل پر پکٹنگ کرنے کے لئے رضا کار بھرتی کر رہی ہے۔

مجلس احرار کے تمام زعماء اپنے طرز عمل سے ثابت کر چکے ہیں۔ کہ ہمارا مجلسی نصب العین صرف کونسل کی ممبری حاصل کرنا ہے۔ اور اسی مقصد کی تکمیل کے لئے کانفرنسوں کا جال بچھایا جا رہا ہے۔ ہم حیران ہیں۔ کہ جس چیز کو مجلس احرار اپنے لئے خوبی سمجھتی ہے اسے وہ دوسروں کے لئے کیوں برائی قرار دیتی ہے۔

اگر احرار کونسل کی ممبری کو صرف اپنے لئے مخصوص کر چکے ہیں۔ تو انہیں اپنے جھنڈے پر آج سے یہ عبارت لکھ دینی چاہیئے۔ کہ "کونسل کی ممبری ہمارا پیدائشی حق ہے"

اس سے دو فائدے ہونگے۔ ایک تو مسلمان کو یہ معلوم ہو جائے گا۔ کہ کونسل میں جانا احرار کے دامن حقوق کو تار تار کرتا ہے دوسرا ہندو خوش ہو جائیں گے۔ کہ احرار روزنامہ "بندے ماترم" کی یاد تازہ کر رہے ہیں۔ کیونکہ "بندے ماترم" کی پیشانی پر لوکمانیہ تلک کا یہ زندہ جاوید مقولہ مرقوم تھا۔ کہ "سوراجیہ ہمارا پیدائشی حق ہے"۔

اگر حضرات احرار یہ کام کر سکیں تو دو کونسلوں کو اپنی جاگیر ثابت کرنے کے بعد یہ بھی بتا سکیں گے۔ کہ ہم تلک آنجہانی کے "پیدائشی حق" کے مقابلہ میں اپنا "پیدائشی حق" بتانے کے قابل ہو گئے ہیں۔ یہ اور بات ہے۔ کہ "سوراجیہ اور کونسل" دو متضاد چیزیں ہیں لیکن احرار اور لوکمانیہ تلک کی ذہنیت بھی تو یکساں نہیں ہے

فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

مزے کی بات یہ ہے کہ جن احراری لیڈر نے کونسل میں جانے والوں کی مذمت کی ہے۔ وہ خود بھی ایم۔ ایل۔ سی ہیں۔ اس حقیقت سے ناظرین اس امر کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ مسجد شہید گنج کو گرانے والی گینتیوں کی چوٹ اگر ایک کے دل پر پڑی ہے۔ تو دوسرے کا دماغ بھی ان سے محفوظ نہیں رہا۔ ورنہ بد حواسی کا یہ عالم نہ ہوتا کہ پیر مغاں "رندوں کی سے آشامی پر" آنسو بہانے لگتا۔ اب معلوم ہوا کہ مجلس احرار کے صاحب دل کا دل ہی مضطرب نہیں بلکہ اس صدمہ سے ان صاحب کا دماغ بھی متاثر ہے۔ (زمیندار ۱۰ جون)

نظارت بیت المال کا نہایت ضروری اعلان

دفتر میں اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ بعض مقامات کے دوست یا جماعتیں مقامی جلسوں وغیرہ کے لئے بلا اجازت نظارت بیت المال دور و نزدیک کی جماعتوں اور احباب سے چندہ وصول کرتی ہیں۔ جو سخت بے قاعدگی اور نظام کے خلاف ہے۔ لہذا تمام جماعتوں اور احباب کو اس امر سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اس قسم کے چندوں میں قطعاً حصہ نہ لیں۔ تاوقتیکہ فراہم کنندگان کے پاس ناظر بیت المال کی باقاعدہ تحریری اجازت نہ ہو۔ ایسی اجازت کا اخبار الفضل میں بھی حتی الوسع اعلان کرا دیا جاتا ہے۔ لہذا احباب محتاط رہیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

موصی کی نعش لانے کے متعلق ضروری ہدایت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حکم ہے۔ کہ ہر ایک میت جو قادیان کی زمین میں فوت نہیں ہوتی۔ اس کو بجز صندوق قادیان میں لانا ناجائز ہوگا۔ نیز ضروری ہوگا۔ کہ کم از کم ایک ماہ پہلے اطلاع دیں۔ تا اگر انجمن کو اتفاقی موانع قبرستان کے متعلق پیش آ گئے ہوں تو ان کو دور کر کے اجازت دے۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ رسالہ الوصیت نمبر ہدایت ۵ (سکرٹری مقبرہ بہشتی قادیان)

احمدی خدمتگاروں اور باورچیوں کی ضرورت

سنڈیکیٹ کی جو اراضیات سندھ میں ہیں۔ ان میں احمدی خدمتگاروں اور باورچیوں کی ضرورت ہے۔ خدمتگاروں کو فصل وغیرہ کی حفاظت کے علاوہ دفتر میں عام خدمت کے کام بھی بجا لانا ہوں گے۔ خواہشمند اصحاب اپنی درخواستیں اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ کے واسطہ سے پتہ ذیل پر روانہ کریں۔ تنخواہ ۱۵ روپے ماہوار دی جائے گی۔ **سکرٹری احمد آباد سنڈیکیٹ قادیان**

تین نئی کتابیں ـــــ حجم ساڑھے تین ہزار صفحہ ـــــ کاغذ لکھائی چھپائی اعلےٰ ـــــ قیمت صرف ۹ روپے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ وہی در بے بہا ہے۔ جس کے لئے احباب جماعت مدت سے متمنی تھے۔ اور ان کو حاصل کرنے کے لئے بڑی سے بڑی قیمت ادا کرنے کو تیار تھے۔ مگر ان کا قومی بک ڈپو اب یہ برائے نام ہدیہ پر ہی دینے کا تہیہ کر چکا ہے۔ ان علمی و روحانی جواہر پاروں کا حجم قریباً ۲ ہزار صفحہ ہوگا۔ جو چار ضخیم جلدوں میں تقسیم ہوں گے۔ لکھائی چھپائی کاغذ کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ دوست انہیں دیکھ کر خوش ہونگے۔ اور ہمیشہ کے لئے حرز جان بنا لیں گے۔ اور خاطر خواہ فائدہ اٹھائیں گے۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ ان کے خود بھی خریدار بنیں۔ اور دوسروں کو بھی بنائیں قیمت فی جلد صرف ڈیڑھ روپیہ ہے۔

روئداد مقدمہ بہاولپور

یہ وہ معرکۃ الآراء کتاب ہے۔ جو مولوی جلال الدین صاحب شمس نے کئی سال کی محنت کے بعد تالیف کی ہے اس میں احمدی اور غیر احمدی علماء کے وہ تمام مباحثات جمع کر دیئے گئے ہیں۔ جو مقدمہ کے دوران میں ہوئے چونکہ آج کل غیر احمدی مخالف "فیصلہ مقدمہ بہاولپور" کے نام سے ایک رسالہ ہزاروں کی تعداد میں لوگوں کے اندر تقسیم کر رہے ہیں۔ اس لئے دوستوں کو بھی چاہیئے کہ ان کی پھیلائی ہوئی زہر کا تریاق ان تک پہونچائیں حجم بارہ سو صفحہ ہوگا۔ اور دو جلدوں میں چھپے گی۔

کاغذ متوسط درجہ لکھائی چھپائی عمدہ مگر قیمت صرف ایک روپیہ فی جلد لی جائے گی۔

ذکر حبیبؑ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چشم دید حالات آپ کے پرانے خادم حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے قلم بند فرمائے ہیں۔ جو صرف پڑھنے سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ جو دوست حضرت مفتی صاحب کے طرز تحریر سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں۔ کہ ان کی لکھی ہوئی یہ کتاب اپنے اندر کس قدر شان دلربائی رکھتی ہوگی۔ پس ہر ایک وہ بھائی جو اپنے آقا و مولا کے حالات سے واقف ہونا چاہتا ہے۔ وہ اس کو خریدے اور ضرور خریدے اور ذکر حبیب پڑھ کر وصل حبیب کا لطف اٹھائے کاغذ لکھائی چھپائی عمدہ ہوگی۔ حجم تقریباً تین سو صفحہ ہوگا کئی ایک فوٹو بھی ہونگے مگر ان خوبیوں کے ہوتے ہوئے بھی قیمت صرف ایک روپیہ ہوگی۔

نوٹ مذکورہ بالا تینوں کتابوں کا حجم ساڑھے تین ہزار صفحہ کے قریب ہوگا۔ اور قیمت صرف ۹ روپے۔ اس پر بھی یہ سہولت۔ کہ جو دوست یکمشت ۹ روپے نہ دے سکتے ہوں۔ وہ ۸ ماہوار کے حساب سے قیمت اپنے اپنے ہاں کے سکرٹری مال کی معرفت بھجواتے رہیں۔ دوستوں کو چاہیئے۔ کہ اس رعایت اور سہولت سے ضرور فائدہ اٹھائیں۔

خاکسار:۔ ملک فضل حسین مینیجر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کوروکشیتر ۱۸ جون۔ آج صبح ایک مسافر گاڑی جو کوروکشیتر کی طرف جا رہی تھی۔ ایک خالی کوروکشیتر سپیشل ٹرین سے قلیات سٹیشن پر متصادم ہو گئی۔ جس کے نتیجہ میں دو مسافر ہلاک اور ۹۰ زخمی ہوئے۔ دو ریلوے ملازم بھی مجروح ہوئے۔

پیرس ۱۸ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ اٹلی کے خلاف تعزیرات کے ارتفاع کے لئے برطانی کابینہ کی موافقانہ روش کے متعلق فرانسیسی نقطہ نگاہ یہ ہے۔ کہ اگرچہ فرانس کی سوشلسٹ گورنمنٹ اس معاملے میں پہل کرنا نہیں چاہتی۔ تاہم چاروناچار وہ برطانیہ کے نقش قدم پر چلنے کے لئے تیار ہے۔

امرتسر ۱۸ جون۔ امرتسر کی صورت حالات اب پرسکون ہے۔ ۸۸ گرفتار شدہ نہنگوں میں سے ۹ کو رہا کر دیا گیا ہے۔ باقیوں کو سنٹرل جیل لاہور بھیجا جا رہا ہے۔ کیونکہ انہوں نے ضمانت پر رہا ہونے سے انکار کر دیا تھا۔ بارہ مسلمانوں کو جو گرفتار کئے گئے تھے۔ ضمانت پر رہا کر دیا گیا ہے۔ پولیس ۱۳ اور مسلمانوں کی تلاش میں ہے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ مسٹر ڈف کوپر وزیر جنگ نے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس وقت جو خطرہ ہمارے سروں پر موجود ہے۔ اس سے عوام کو محفوظ رکھنا مشکل ہے۔ یورپ میں اس وقت ۱۹۱۴ء سے کہیں زیادہ بدترین صورت حالات درپیش ہے لیکن اس کے باوجود ہم لوگ حقائق کو پس پشت ڈالتے ہوئے دل لگیوں میں مصروف ہیں۔

بلفاسٹ (بذریعہ ڈاک) شمالی آئرلینڈ کے دارالعوام میں مسٹر ٹامس ہینڈرسن نے ۹ گھنٹے بیس منٹ تک تقریر کرتے ہوئے سابقہ تقریروں کے ریکارڈ کو مات کر دیا۔ تقریر کے آخری حصہ میں دارالعوام میں سامعین کی تعداد صرف تین رہ گئی تھی۔

لاہور ۱۸ جون۔ آج صبح وکٹوریہ ٹاکیز ریلوے روڈ میں آگ لگ گئی۔ لیکن اس پر جلد قابو پا لیا گیا۔ سینما کا بہت سا فرنیچر اور دیگر سامان جل گیا۔

بیت المقدس ۱۸ جون۔ اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ برطانی پولیس کی ایک کار پر عربوں نے یافہ کے قریب رات کے وقت گولیاں چلائیں۔ پولیس نے بھی ان کا گولیوں سے جواب دیا جس سے ایک عرب ہلاک اور ایک مجروح ہوا۔ غازہ کے قریب ریلوے لائن اور ایک پل کو نقصان پہنچایا گیا۔

لنڈن ۱۸ جون۔ محکمہ فضائی کونسل نے زمانہ امن کی فضائی قوت کو زمانہ جنگ کی موجودہ فضائی طاقت کے مساوی بنانے کے متعلق ایک ہنگامہ خیز اعلان کیا ہے۔ نئی سکیم کے مطابق جو جنگی ہوائی بیڑے ہیں تو سیع سے تعلق رکھتی ہے۔ تین جنگی کمانڈز پر مشتمل ہوگی۔ ان میں سے ایک کمانڈ فوجی تربیت کے لئے مختص ہوگی۔ جو جنگ کے دوران میں رنگروٹوں کو ٹریننگ دیا کرے گا۔

لنڈن ۱۸ جون۔ فلسطین کا عربی مشن جس کے قائد فلسطینی عربوں کی پارٹی کے صدر جمال آفندی حسینی ہیں۔ آج لنڈن پہنچ گیا۔ یہ وفد برطانویوں کے سامنے عربوں کا معاملہ پیش کرے گا۔ پارٹی کے سکرٹری نے اس امر کا اعلان کر دیا ہے۔ کہ فلسطین کی موجودہ صورت حالات کا خاتمہ کرنے کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کے ساتھ باضابطہ طور پر کسی قسم کی گفت و شنید نہیں کی جائے گی۔ کیونکہ ایسی گفتگو کا اختیار صرف بیت المقدس کے عربوں کی سپریم کونسل کو ہی حاصل ہے۔

پٹنہ ۱۸ جون۔ مسٹر حسن امام ممبر کونسل آف سٹیٹ نے ایسوسی ایٹڈ پریس کے نمائندہ سے دوران ملاقات میں کہا کہ میرا مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ میں صوبجاتی انتخابات میں حصہ نہیں لینا چاہتا۔ میں نہیں جانتا کہ کس طرح بہار کے نمائندوں میں جو مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ میں منتخب کئے گئے ہیں میرا نام بھی درج کر دیا گیا ہے۔

نتھیا گلی ۱۸ جون۔ افغان پرشین بنک اور اس کے عہدہ داروں نے حکومت افغانستان کو ۲۰۰۰۰۰۰۰ افغانی روپیہ کی رقم اس غرض کے لئے پیش کی ہے۔ کہ اس سے ایک طیارہ خرید لیا جائے۔ فوج کی حالت بہتر بنائی جائے۔ اور صیغہ تعلیم و حفظان صحت کی اصلاح کی جائے۔

لاہور ۱۸ جون۔ دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں سر سیموئل ہور نے کہا کہ برطانیہ کی بحری قوت کا مرکز مالٹا سے منتقل کرنے کی افواہ سراسر غلط ہے۔ محکمہ بحر ہرگز بحیرہ روم کے اہم ترین فوجی مرکز مالٹا کو نہیں چھوڑنا چاہتا۔ بلکہ حکومت برطانیہ تمام حملوں کی مدافعت کے لئے مالٹا کو اپنی قوت کا سب سے بڑا مرکز بنانے کے لئے اسے محفوظ کر رہی ہے۔

لاہور ۱۸ جون۔ آج ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کی عدالت میں مسٹر جیون لال گابا کے خلاف بھارت انشورنس کمپنی کا انیس ہزار روپیہ غبن کرنے کے الزام میں مقدمہ کی مزید سماعت ہوئی۔ وکلاء کی بحث کے بعد فیصلہ محفوظ رکھا گیا۔

روما ۱۸ جون۔ اطالیہ میں اس خیال کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ کہ جب تعزیرات منسوخ کر دی جائیں گی۔ تو اطالیہ یورپ کے بین الاقوامی مسائل میں حصہ لینے کے لئے تیار ہو جائیگا۔ مسولینی کی خارجہ حکمت عملی کا ایک مقصد یہ بھی ہے۔ کہ برطانیہ فرانس اطالیہ اور جرمنی کے مابین معاہدہ ہو جائے۔

جنیوا ۱۸ جون۔ انٹرنیشنل لیبر آفس کانفرنس میں ۵۴ اور ۲۷ آراء کے تناسب سے سوت کے کارخانوں میں ہفتہ بھر میں اوقات کار چالیس گھنٹے کر دینے کا مسئلہ بحث کے لئے اگلے سال پر ملتوی کر دیا گیا۔

پیرس ۱۸ جون۔ باخبر اور بااختیار حلقوں نے اس خبر کی تصدیق کر دی ہے۔ کہ شام اور لبنان کو آزادی دے کر بطور جمہوریت فرانس کے ساتھ ان کا الحاق کر دینے کے مسئلہ پر گفت و شنید ہو رہی ہے۔ لیکن اس کے متعلق کافی بحث و تمحیص کی ضرورت ہے۔ خودمختاری کا معاہدہ مرتب ہو جانے کے بعد لیگ کے انتدابی کمشن کو اس پر مہر تصدیق ثبت کرنی ہوگی۔ اور پھر یہ معاملہ اسمبلی کے روبرو پیش کیا جائے گا۔ اس لئے شام اور لبنان ۱۹۳۹ء سے پہلے لیگ کے رکن نہیں بن سکیں گے۔

لنڈن ۱۸ جون۔ شاہ نجاشی کل دارالعوام میں گئے۔ کیونکہ دارالعوام کے چند ارکان نے ان کے اعزاز میں ایک ڈنر کا انتظام کر رکھا تھا۔

سری نگر ۱۸ جون۔ آل جموں و کشمیر کانفرنس نے اجلاس منعقد کر کے ایک ریزولیوشن منظور کیا۔ جس میں اقلیتوں کو یقین دلایا گیا۔ کہ کانفرنس ان کے جملہ آئینی اور جائز حقوق کو تسلیم کرنے کے لئے تیار ہے۔ کانفرنس نے اپنے ممبروں سے درخواست کی۔ کہ وہ ذمہ دار حکومت کے حصول کے لئے جدوجہد جاری رکھیں اور امید ظاہر کی۔ کہ دیگر اقوام کے ارکان بھی اس سلسلہ میں اس کا ساتھ دیں گے۔

ویانا ۱۸ جون۔ یقین کیا جاتا ہے کہ آئندہ موسم خزاں میں آسٹریا کی پبلک کو موقع دیا جائے گا۔ کہ وہ شاہ ہیپسبرگ کو واپس بلا لے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) یونائیٹڈ پریس کا نامہ نگار متعینہ لنڈن لکھتا ہے کہ غالباً ملک معظم خود دہلی میں دربار تاجپوشی میں شریک نہیں ہوں گے۔ ان کی جگہ ڈیوک آف یارک اور ڈچز آف یارک بھیجے جائیں گے اور ہندوستان کی تمام سیاسی پارٹیوں کے لیڈروں کو دعوت دی جائے گی۔ کہ وہ بھی تاجپوشی میں شریک ہوں۔

کیپ ٹاؤن ۱۸ جون۔ جنوبی افریقہ کی اسمبلی میں آج جنرل ہرٹزوگ نے اعلان کیا۔ کہ اگر لیگ کے ارکان کے اپنے فرائض سے غافل ہونے کے باعث لیگ ناکام رہی تو بیس سال کے اندر اندر عالمگیر جنگ شروع ہو جائے گی۔

امرتسر ۱۸ جون۔ گیہوں حاضر ۴ روپے ۶ آنے ۳ پائی۔ نخود حاضر ۲ روپے سونا دیسی ۳۵ روپے اور چاندی دیسی ۴۹ روپے ۱۰ آنے ہے۔

بمبئی ۱۸ جون۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ بمبئی یونیورسٹی نے چار ارکان کے خلاف مذمت کا ریزولیوشن اس وجہ سے پاس کیا ہے۔ کہ انہوں نے مظاہرہ کرنے والے طلباء کی اس کوشش میں کہ سینیٹ کے اجلاس کی کارروائی کو روک دیا جائے۔ امداد دی تھی۔

میلبورن ۱۸ جون۔ آسٹریلیا بھی اٹلی کے خلاف تعزیرات کو ختم کرنے کا خواہاں ہے چنانچہ